دینِ آں پیغمبرِ ناحق شناس بر مساواتِ شکم دارد اساس

کسی کو خبر نہ ہو تو ہم بتائے دیتے ہیں کہ شہید ایک ہی ہوتا ہے جو جہاد فی سبیل اللہ کے دوران مارا جائے کشمیر جنت نظیر کو جہنم کی تصویر بنا دیا گیا ہے۔ سات لاکھ بھارتی درندے مسلمانانِ کشمیر کی جان، مال اور آبرو سے کھیل رہے ہیں۔ ہم مذاکرات کے ذریعے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کیلئے گڑگڑا رہے ہیں مگر وہ شروع ہوتے ہی نہیں اور اگر ہوتے ہیں تو پھر رک جاتے ہیں انڈیا روز بروز کشمیر پر اپنی گرفت مضبوط کر رہا ہے۔ پہلے صرف مسئلہ کشمیر تھا، اب اس نے ہمارا پانی بھی بند کر لیا ہے۔ کشمیر پر پانی کا مسئلہ اس کی طرف سے اضافہ ہے۔ وہ تو مسئلہ پر مسئلہ پیدا کر رہا ہے۔ کہاں کا حل؟ یہ حل جہاد فی سبیل اللہ میں ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے ہو، چرم ہائے قربانی کا مال کھانے میں نہیں ہے۔

ریمنڈ ڈیوس اور دیگر سینکڑوں امریکی جاسوس: اخباری اطلاعات کے مطابق گیارہ سو امریکی جاسوس، امراء و وزراء کی کوٹھیاں کرائے پر لے کر اسلام آباد، لاہور، پشاور اور کراچی میں رہ رہے ہیں۔ ریمنڈ ڈیوس انہی میں سے ایک ہے جس نے ہمارے شہریوں کو لاہور میں ناحق قتل کیا۔ اس کا دوسرا ساتھی، تیسرے بندے کو گاڑی تلے کچل کر بھاگ گیا۔ پشاور سے اسی قسم کا ایک اور جاسوس پکڑا گیا۔ ہماری اتھارٹی کی یہ بے حرمتی ہے کہ دوسرے بندے کی حوالگی کیلئے ہمارے ایس۔ پی رینک کے آفیسر کو گیٹ کیپر نے دھتکار دیا۔ ریمنڈ کی واپسی کیلئے امریکہ سفارتی استثنا کے حوالے سے اپنا مطالبہ شد و مد سے پیش کر رہا ہے اور مرکزی حکومت کیری لوگر کے ذریعے تسلی دے رہی ہے۔

مفتیانِ گجرات دیت کے حوالے سے دور کی کوڑی لائے ہیں۔ بڑے چوہدری صاحب کی نظر بھی سیاسی ہے۔ وہ فتویٰ دینے پر آتے ہیں تو انہیں مشرف کے رسوائے زمانہ تحفظ حقوق نسواں بل میں کوئی شق کتاب وسنت کے خلاف نظر نہیں آتی مگر یہی نظر جب دیکھنے پہ آتی ہے تو کتاب وسنت میں سے قانون دیت دیکھ لیتی ہے۔ یہاں ہمیں دخترِ پاکستان ڈاکٹر عافیہ صدیقی کا حوالہ یاد آتا ہے۔ کاش ہماری حکومت بھی اس کی بازیابی کیلئے اتنی سرگرمی دکھاتی اور ہمارا کوئی وزیر، اسی طرح صدر اوباما سے براہ راست ملتا جس طرح امریکی وزراء ہمارے صدر اور وزیر اعظم سے مل رہے ہیں۔ ریمنڈ تو دو پاکستانی شہریوں کا بالعمد قاتل ہے جبکہ ہماری بیٹی پر امریکی فوجیوں پر صرف بندوق تاننے کا الزام تھا۔ اگر یہ معاملہ لاہور کا نہ ہوتا اور مرکزی حکومت کا کوئی بس چلتا تو ریمنڈ اب تک امریکہ پہنچ چکا ہوتا۔